AL-'MUSLIM https://almuslim.pk/about-the-journal
(July-Dec 2024), 1:1(17-41)

جنس کی تبدیلی: اسباب، مفاسد اور شرعی احکام کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Trans Gender: Causes, Consequences and Shari'ha Rulings an Analytical Study

***Muhammad Irfan Khan Neyazi**
MPhil Scholar MY University, Islamabad

Keywords: Transgender, LGBTQ, causes, sharia rulings, Islam

Abstract: Allah Almighty has made man the Ashraf al-Makhluqat and man is the only creation of Allah Almighty who has been blessed with intellect and knowledge and on the basis of this intellect and knowledge he is the leader for new experiments and is engaged in efforts to make various inventions. Has done positive things for humanity, there the same man has also tried to do some inventions or work that is directly or indirectly in conflict with God's nature. One of these things is sex change. Todays developed the era has made it very easy for anyone, It has made it very easy that anyone who wants to change their desired gender can easily get it through expert doctors.

In this article, I want to bring out the facts of sex change and bring out its consequences from the Shariah and medical point of view, where I will describe both cases (justified and illegitimate) from the Qur'an and Hadith and from the point of view of jurisprudence and authentic sources and references

Neyazi Irfan Khan, (2024). ***Trans Gender: Causes, Consequences and Shari'a Rulings****, Al-'Muslim Research Journal of Islamic Social Sciences,* 1(1)

1. Corresponding author: ifia43@gmail.com

C

Content from this work is copyrighted by *Al-'Muslim Journal of Social Sciences*, which permits restricted commercial use, research uses only, provided the original author and source are credited in the form of a proper scientific referencing.

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی واحد مخلوق جن کو عقل و علم سے نوازا ہے اور اسی عقل و علم کے بل بوتے پر نت نئے تجربات کے لیے سرگرداں رہتا ہے اور مختلف ایجادات کرنے کی کوششوں میں لگا رہتا ہے جہاں انسان نے انسانیت کے لیے مثبت کام کیے وہاں اسی انسان نے کچھ ایسے ایجادات یا کام کرنے کی کوشش بھی کی ہے جو واسطہ یا بلاواسطہ قدرت خداوندی کے ساتھ متصادم ہوتا ہے۔ انہی چیزوں میں سے ایک جنس کی تبدیلی بھی ہے۔ اس ترقی یافتہ دور نے یہ چیز انتہائی آسان بنادی ہے کہ کوئی بھی شخص اپنی مطلوبہ جنس تبدیل کرنا چاہے تو ماہر ڈاکٹرز کے ذریعے باآسانی کراسکتا ہے۔ اس آرٹیکل میں جنس کی تبدیلی کے حقائق کو سامنے لایا جائے گا اور شرعی و طبّی لحاظ سے اسکے مفاسد کو سامنے لایا جائے گا۔ جہاں قرآن و حدیث اور فقہی لحاظ سے دونوں صورتوں (جواز و ناجائز) کو بیان کیا جائے گا اور مستند مصادر و مراجع کی روشنی میں مواد پیش جائے گا۔

تبدیلی جنس کا مفہوم

ٹرانس جینڈر انگریزی زبان کے دو کلمات Trans اور gender کا مجموعہ ہے، ٹرانس trans کا معنی ہے تبدیل کرنا اور gender سے مراد ہے جنس، گویا ٹرانس جینڈر پرسن سے وہ مرد یا عورت مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مکمل مرد یا عورت پیدا کیا لیکن وہ اللہ کے فیصلے پر ناخوش ہیں اور اپنی پیدائشی جنس تبدیل کرکے مرد سے عورت یا عورت سے مرد بننا چاہتے ہیں۔[1] بنیادی طور پر یہ تین اقسام پر مشتمل ہوتے ہیں۔ مرد یا عورت جو اپنی پیدائشی جنسی شناخت سے اِنحراف کرکے اپنی جنسی شناخت (Gender Identity) بدل لیتے ہیں۔ مثلاً مرد سے عورت یا خنثیٰ، یا عورت سے مرد یا خنثیٰ یا بے جنس ہونا چاہتے ہیں یا اس کے علاوہ کوئی دوسری جدید شناخت اختیار کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض طِبّی طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے ہارمون تھیراپی یا سرجری وغیرہ بھی کروالیتے ہیں۔ انہیں ٹرانس سیکشوئل (Transsexual) بھی کہا جاتا ہے اور بعض صرف پیدائشی جنس سے مختلف Gender Expression یعنی جنسی اِظہار کرتے ہیں یعنی وَضع قَطع، حُلیَہ، لباس اور اَطوار بدل لیتے ہیں۔ انہیں کراس ڈریسر (Cross Dresser) بھی کہا جاتا ہے۔[2]

نومبر ۲۰۰۶ء میں انڈونیشیا کے شہر یوگیا کرتا میں بین الاقوامی اجلاس ہوا تھا جس کے حتمی اعلامیہ میں بین الاقوامی انسانی حقوق کو صنفی شناخت اور جنسی رجحان کے حوالے سے اصول مقرر کیے گئے تھے اور اس دستاویز

-1 ٹرانس جینڈر قانون: حقائق، مفاسد اور معاشرے پر اس کے خطرناک اثرات۔" رسائی بتاریخ 16 دسمبر 2025۔ https://islamfort.com/transgender-haqaiq-mafasid-or-muashre-par-as-k-khatar-nak-asarat

2۔ https://www.daruliftaahlesunnat.net/ur/transgender-ki-sharai-hesiyat

میں بھی ٹرانس جینڈر کی حتمی تعریف نہ کی جا سکی تھی، بلکہ صرف یہی لکھا گیا تھا کہ کسی بھی فرد کی اندرونی سوچ ہی اس کی صنف کا فیصلہ کر سکتی ہے۔اور اس امر کے حوالے سے اس کی سماجی زندگی میں کپڑوں، گفتگو کا انداز، معاشرتی آداب کے مطابق اس کی خواہش کو تسلیم کیا جائے گا۔[3]

لیکن جو عمومی طور پر آج کے دور میں کیا جا رہا ہے وہ تبدیلی جنس دراصل آپریشن کے ذریعے مرد کے ظاہری اعضاء کو عورت کے ظاہری اعضاء میں تبدیل کرنا، یا عورت کے ظاہری اعضاء کو مرد کے ظاہری اعضاء میں تبدیل کرنے کو تبدیلیِ جنس یا ٹرانس جینڈر سے تعبیر کرتے ہیں۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ ماہر ڈاکٹر تبدیلیِ جنس کے متمنی مرد (جو اعضاء وجوارح کے اعتبار سے مکمل ہو اور اس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہ پایا جائے) کے آلۂ تناسل و خصیتین کو آپریشن کے ذریعے نکال دیتا ہے اور اس کی جگہ عورت کی شرمگاہ کے مثل ایک سوراخ بنا دیتا ہے،اور پھر دواؤں کے ذریعے وہ مرد کے جسم میں عورت کے ہارمونز(ایسی آمیزش جو دورانِ خون کے ذریعہ جسم کے سیال مادوں میں تحلیل ہو کر افعالِ اعضاء کا سبب بنتی ہے)ڈال دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے سینے پر ابھار پن پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی آواز، چال ڈھال عورت کی طرح ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اگر عورت اپنی جنس تبدیل کرانا چاہتی ہے تو ڈاکٹر آپریشن کے ذریعہ اس کے جسم میں مختلف تبدیلیاں کرتے ہیں، جیسے اس کے سینے کے ابھار، رحم وغیرہ کو ختم کر دیتا ہے اور بچہ دانی کے سوراخ کو بند کر دیتا ہے اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے مرد کے آلۂ تناسل کے مماثل ایک مصنوعی آلہ عورت کی شرمگاہ کی جگہ لگا دیا جاتا ہے، جس کے ذریعے اگرچہ اُس عورت میں جماع کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے مگر اس سے مادہ منویہ کا خارج ہونا اور اس سے حمل کے ٹھہر جانے کا کوئی امکان نہیں ہوتا، نیز پھر ڈاکٹرز اُس عورت کے اندر مرد کے ہارمونز ڈال دیتے ہیں جس سے اس کی آواز، چال ڈھال مرد کی طرح ہو جاتی ہے اور اس کے چہرے پر بال نکلنے لگتے ہیں۔

تبدیلی جنس کی تاریخ و محرکات/اسباب

تبدیلیٔ جنس کی تاریخ کا نکتہ آغاز سولہویں صدی میں ولیم شیکسپیئر (م:۱۶۱۶ء) کا ڈراما بنا، جس میں کرداروں کو لباس کی باہم تبدیلی یعنی مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا لباس پہنا کر پیش کیا گیا۔اس دوران ۱۷۹۸ء میں انگلستان میں ہم جنسیت کے قانون میں تبدیلی کی سفارش کی گئی۔دوسرے دور میں برطانیہ میں فوجداری جرائم کے قوانین

3- International Commission of Jurists (ICJ) and International Service for Human Rights (ISHR). The Yogyakarta Principles: Principles on the Application of International Human Rights Law in Relation to Sexual Orientation and Gender Identity. Yogyakarta, Indonesia: ICJ & ISHR, November 2006.

میں ترمیم کی گئی،اس کے لیے بھی ایک ڈراما نویس آسکر والڈ (م:۱۹۰۰ء) نے ترامیم کے لیے کوششیں کیں۔اسی دوران سگمنڈ فرائیڈ (م:۱۹۳۹ء) نے ہم جنسیت کو بچپن میں سر پر لگنے والی چوٹ کا نتیجہ قرار دیا۔بعدازاں برطانیہ میں اس کی حمایت میں سوسائٹیز بننا شروع ہوئیں۔امریکا میں ایسی سوسائٹیز کا آغاز ۱۸۹۰ء میں ہوا،اور اس تحریک کے تعارف اور حمایت کے لیے متعدد ناول لکھے گئے۔ ۱۹۲۲ء میں امریکا کے ضابطۂ فوجداری قوانین کی فہرست سے ہم جنسیت کو نکال دیا گیا، گویا اس جرم پر سزا نہیں ہو گی۔

تیسرے دور میں،دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ و امریکا میں بہت سے گروپس وجود میں آگئے۔امریکا کی پہلی عوامی تنظیم ۱۹۵۷ء میں مخصوص نام سے منظم ہوئی۔ قانوناً ہم جنسیت کو ۱۹۵۷ء میں جائز قرار دے دیا گیا۔اس مرحلے (۱۹۶۸ء) میں عورت کی آزادی کی تحریک اور ہم جنسیت زدگی کی تحریک ایک ہی دھارے میں شامل ہو گئیں۔ ہم جنس زدہ عورتوں نے،آزادیٔ نسواں کی علم بردار خواتین پر زور دیا کہ ہمیں مل کر کام کرنا چاہیے۔[(4)]

۱۹۷۲ء میں سویڈن پہلا ملک تھا، جس نے سرجری کے ذریعے اپنی جنس تبدیل کرنے کی اجازت دی اور اس کے لیے ہارمون یا دواؤں کے استعمال کو بھی جائز قرار دیا۔اسی دوران ۱۹۷۴ء میں امریکی ماہرین نفسیات ایسوسی ایشن نے ہم جنسیت اور تبدیلیٔ جنس کو ذہنی بیماریوں کی فہرست سے نکال دیا۔اس سے جڑے برسوں میں ہم جنس زدگان اور تبدیلیٔ جنس کی انجمنوں، سوسائٹیز نے اپنے حقوق کے حصول کی تحریک کا آغاز کیا۔ برطانیہ میں ۱۹۷۴ء میں پہلی ہم جنس زدہ خاتون، پارلیمنٹ کی ممبر منتخب ہوئی۔ برطانیہ میں ان کا ایک خبر نامہ بھی شائع ہونا شروع ہو گیا۔ ہم جنس زدگان اور تبدیلیٔ جنس کے حامیوں سے امتیازی سلوک کے خاتمے کی تحریک دُنیا بھر میں شروع ہو گئی۔اسی دور میں ۱۹۸۰ء میں ایڈز سے متعلق سروے میں یہ حقیقت سامنے آئی کہ یہ مرض ہم جنس زدگان میں سب سے زیادہ ہے۔ جس سے اس تحریک کو کچھ دھچکا لگا۔[(5)]

دنیا بھر میں اس کے متعلق قانون سازی کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اقوام متحدہ کے ممبر ممالک میں سے ۱۳۱ ممالک ہم جنس زدگان کو شادی یا باہم مل کر رہنے کا حق دیتے ہیں۔ ۴۰ ممالک بالواسطہ یا بلاواسطہ تبدیلیٔ جنس کو حرام قرار دیتے ہیں۔ ۵۷ ممالک ان کو امتیازی سلوک سے متعلق کچھ نہ کچھ تحفظ دیتے ہیں۔ ۶۸ ممالک ہم جنسیت کو جرم قرار دیتے ہیں اور گیارہ ممالک میں ان کے لیے سزائے موت ہے۔ایسے لوگوں کے حقوق، امتیازی سلوک کے خاتمہ، حقوق میں برابری وغیرہ کو عدالتوں، حکومتی ذمہ داران اور عوامی

4- United Nations.LGBTIQ+People.UN.org.
https://www.un.org/lgbtiq-people Accessed, December،16,2025.

5۔ کوثر فردوس، **جنس میں تبدیلی کا فساد**، ترجمان القرآن، اکتوبر ۲۰۲۲ء، رسائی،16 دسمبر 2025
https://www.tarjumanulquran.org/articles/oct-2022-jins-main-tabdeeli-ka-fasaad

مراکز کا عنوان بنایا گیا۔ان کی تشہیر کی گئی، تسلسل سے مظاہرے کیے گئے، یادداشتیں پیش کی گئیں، عدالتوں میں کوششیں کی گئیں، غرض چومکھی جنگ لڑی جانے لگی۔

اس کے بعد مرورِ وقت کے ساتھ یہ تحریک آج تک پورے زور و شور سے جاری ہے اور اپنے اثرات دکھا رہی ہے۔ تعلیم کے میدان میں، امریکا میں کیے گئے سروے کے مطابق ۹۳ فی صد جونیئر اسکول اسٹوڈنٹس کے والدین اور ۹۱ فی صد سینئر اسکول کے بچوں کے والدین صنفی تعلیم کہ جس میں ہم جنسیت، تبدیلیٔ جنس شامل ہے، اس کے بارے میں مفصل معلومات دیئے جانے کے حق میں ہیں۔ (www.cap.mews) بہت سی آرگنائزیشنز بشمول امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن، نیشنل ایجوکیشن ایسوسی ایشن، امریکا کا محکمۂ صحت اور انسانی سروسز کا ادارہ بھی اس کے حق میں ہیں۔

لفظ ٹرانس جینڈر کی تفہیم: ایک تحقیقی مطالعہ

درحقیقت ٹرانس جینڈر کا لفظ ہی ہم جنس پرستی کی عالمی تنظیم ایل جی بی ٹی کا خاص وضع کردہ ہے (L یعنی لیزبین Lesbian ہم جنس پرست عورت، G یعنی gay ہم جنس پرست مرد، B یعنی bisexual, مرد و عورت دونوں سے تعلق رکھنے والا، T یعنی transgender، یعنی مرد سے عورت بن کر، یا عورت سے مرد بن کر ہم جنس پرستی کرنے والا۔(6)

LGBTQ کا تعارف

عصرِ حاضر میں +LGBTQ یا LGBTPPIP2A اور اس طرح کے دیگر ناموں سے دنیا بھر میں تحریکیں موجود ہیں جس کے مطابق ہر شخص کو آزادی اظہار کی طرح سے آزادانہ جنسی تعلقات کے حوالہ سے بھی آزادیاں حاصل ہیں جن میں زیرِ نظر مضمون کے تناظر میں دو نہایت اہم ہیں، پہلی آزادی یہ کہ کوئی بھی شخص چاہے وہ مرد ہے، عورت ہے یا تیسری جنس (خواجہ سرا)، بغیر کسی طبّی وجہ کے اپنی جنس تبدیل کرانا چاہتا ہے تو وہ قانونی طور پر بغیر کسی میڈیکل کے جنس تبدیل کرا سکتا ہے۔ایک مرد محض ایک درخواست دے کر اپنی شناخت تبدیل کرا کے عورتوں والے حقوق حاصل کر سکتا ہے، یوں معاشرے کے افراد کو اس مرد کو عورت ہی سمجھنا پڑے گا اور اس مرد کو قانونی طور پر عورت کے حقوق حاصل ہوں گے۔اسی طرح ایک عورت بھی بغیر کسی میڈیکل کے محض ایک درخواست دے کر اپنی جنس تبدیل کرا سکتی ہے، یوں وہ قانونی طور پر مردوں کے حقوق حاصل کر سکتی ہے۔ نیز یہ

6۔ شیخ اکرم الٰہی، **ٹرانس جینڈر قانون، حقائق، مفاسد اور معاشرے پر اس کے خطرناک اثرات** رسائی ۱۶ دسمبر ۲۰۲۵ء۔
https://www.islamfort.com/transgender-haqaiq-mafasid-or-muashre-par-as-k-khatar-nak-asarat/

کہ ایک مرتبہ قانونی طور پر جنس تبدیل ہو جانے کے بعد بھی انہیں جب کبھی اپنے جنسی احساسات میں تبدیلی کا احساس ہو تو وہ قانونی طور پر اپنی جنس کو تبدیل کرا سکتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں جنس کا تعلق جسمانی اعضاء کی بجائے احساسات سے ہے۔

جنسی تعلقات کے حوالہ سے دوسری بڑی آزادی یہ کہ ہر مرد یا عورت کو یہ آزادی بھی حاصل ہے کہ کوئی مرد چاہے تو کسی دوسرے مرد سے جنسی تعلقات رکھے اور کوئی عورت چاہے تو دوسری عورت سے جنسی تعلقات رکھ سکتی ہے اور ریاست کو ایسے لوگوں کو تحفظ دینا چاہئیے۔ LGBTQ+ میں L سے مراد Lesbian ہے جس کے معنی وہ عورت ہے جو دوسری عورت یا عورتوں سے جنسی تعلق رکھتی ہو، G سے مراد Gay ہے جس کے معنی ایسا مرد ہے جو دوسرے مرد یا مردوں سے جنسی تعلق رکھتا ہو۔B سے مراد Bisexual ہے جس کے معنی ہم جنس پرست یعنی اپنی ہی جنس سے یا مخالف جنس، دونوں ہی جنسوں سے آزادانہ جنسی تعلقات رکھنے والے لوگ ہیں، T سے مراد Transgender ہے جس کے معنی خواجہ سرا افراد کا آزادانہ جنسی تعلق رکھنا ہے۔ Q سے مراد Queer or Questioning ہے جس کے معنی ہر طرح کے آزاد جنسی تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، + سے مراد ہم جنس، مخالف جنس یا دونوں جنسوں میں آزادانہ جنسی تعلق رکھنے والے دیگر لوگ ہیں۔[7]

المختصر یہ وہ لوگ ہیں جو ہم جنس پرستی، مخالف جنس پرستی، محرمات (ماں، بہن، بیٹی وغیرہ) یا جانوروں سے جنس پرستی، اعضائے مخصوصہ کے علاوہ دیگر اعضاء مثلاً منہ اور گردن کا جنسی استعمال وغیرہ کی آزادی چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہر طرح کی جنسی آزادی کے حوالہ سے کوئی قانون ان کے مانع نہ ہو۔

جنسی آزادی اور ہم جنسی پرستی کی حالیہ تحریکوں کا جائزہ

ہم جنس پرستوں اور ہر طرح کی جنسی آزادی کی حالیہ عالمی تحریک کا آغاز Gay Liberation Front (GLF) کے نام سے برطانیہ سے ہوا جس کا پہلا اجلاس لندن سکول آف اکنامکس کے تہہ خانے میں 13 اکتوبر 1970ء کو ہوا۔ باب میلورز (Bob Mellors) اور آبری والٹر (Aubrey Walter) نے مختلف ناموں سے اس تحریک کا دائرہ کار امریکہ اور یورپ کے ممالک سمیت دنیا کے دوسرے ممالک تک پھیلایا۔ چنانچہ 1972ء میں یہ تحریک LGBT (Lesbian, Gay, Bisexual & Transgender) + کی عالمی تحریک کی صورت میں سامنے آئی۔ جس کے نتیجہ میں نیدرلینڈ نے 2001ء میں سب سے پہلے ہم جنس پرستی کو قانونی تحفظ دیا اور باقاعدہ قانون سازی کی۔ 2003ء میں بیلجیئم اور سپین جبکہ 2005ء میں کینیڈا نے ہم جنس

7 - Joshua G & Others, An Exploration of LGBTQ+ (Utah State University, Sage Publishers, 2020), 03.

پرستوں کی شادی اور انہیں قانونی تحفظ فراہم کرنے کے لئے قانون سازی کی۔ سائوتھ افریقہ تاحال افریقہ کا واحد ملک ہے جہاں اس حوالہ سے 2006ء میں قانون سازی ہوئی۔ آئس لینڈ اور ارجینٹائن میں 2010ء میں اس حوالہ سے قانون سازی کی۔

26 جون 2015ء کو یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ کی سپریم کورٹ نے ایک تفصیلی فیصلہ جاری کیا جس میں ہم جنس پرستوں کو امریکہ کا شہری تسلیم کیا گیا اور امریکہ میں ان کے رہائش کے حق کو تسلیم کیا گیا۔ 6 ستمبر 2018ء کو انڈیا کی سپریم کورٹ نے بھی اپنے ایک فیصلے میں ہم جنس پرستوں کو قانونی تحفظ مہیا کیا۔[8]

المختصر یہ وہ لوگ ہیں جو ہم جنس پرستی، مخالف جنس پرستی، محرمات (ماں، بہن، بیٹی وغیرہ) یا جانوروں سے جنس پرستی، اعضائے مخصوصہ کے علاوہ دیگر اعضاء مثلا منہ اور گردن کا جنسی استعمال وغیرہ کی آزادی چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہر طرح کی جنسی آزادی کے حوالہ سے کوئی قانون ان کے مانع نہ ہو۔

تبدیلی جنس کے بارے میں قرآنی مذمت

جنس کی تبدیلی کے بارے میں قرآن کے واضح احکامات موجود ہیں۔ اللہ تعالی کا ارشادِ گرامی ہے:

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ. أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ۔ [9]

زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ کے پاس ہے، جس کو چاہے، بیٹیاں دیتا، جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے، یا پھر بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کر دیتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے، بانجھ بنا دیتا ہے، اور وہ علم رکھنے والا اور قدرت والا ہے'۔

اسی طرح فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً[10]

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کرکے، پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں۔

8- Raja Gopal Krishna as, SC decriminalizes homosexuality, says history owes LGBTQ community an apology, The Hindu, 2018.

(بھارتی سپریم کورٹ نے 6 ستمبر 2018 کو ہم جنس پرستی کو غیر فوجداری (decriminalize) قرار دیا اور عدالت نے کہا کہ تاریخ LGBTQ کمیونٹی سے معافی کی مستحق ہے۔)

9 - القرآن، ۴۲:49،50۔

10- القرآن، 1/4۔

مزید فرمایا:

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُم [11]

اللہ تعالی نے تمھیں بہترین صورتیں عطا کیں۔

ایک اور جگہ فرمایا:

الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ[12]

یعنی اللہ تعالی نے انسان کو بہترین، متوازن و متناسب تخلیق عطا کی ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ[13].

ان سب آیاتِ کریمہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان کسی دنیاوی کارخانے یا فیکٹری کی پیداوار یا پراڈکٹ نہیں، بلکہ اللہ تعالی کی مخلوق ہے، اور اللہ تعالی نے اسے بہترین انداز میں بنایا ہے۔ پھر اللہ تعالی نے تمام انسانوں کو 'مرد' اور 'عورت' دو جنسوں میں تقسیم کیا ہے۔ گویا یہ سارے کا سارا نظام اور سسٹم یہ اللہ تعالی تخلیق کردہ اور پسندیدہ ہے۔ اس میں کسی اور کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ اللہ تعالی کی اور بھی لاکھوں مخلوقات ہیں، لیکن اللہ تعالی نے اپنے علم و حکمت کے مطابق جس کو جو بنادیا ہے، اس کے لیے وہی سانچہ، صورت، فطرت اور جنس سب سے بہترین ہے۔ کوئی حیوان، انسان نہیں بن سکتا، اور کوئی انسان خود کو حیوان بنانا چاہے، تو اس کے بس کی بات نہیں۔ اللہ تعالی نے جس کو، جس طرح، جس جگہ اور جتنی تعداد میں اعضائے جسمانی عطا کیے ہیں، یہ اس مخلوق کا سب سے بہترین ماڈل ہے۔ کوئی اس سے بہتر تو دور کی بات، اس کا اسی طرح کا متبادل بھی نہیں بنا سکتا۔ بلکہ کوئی ایک عضوا گر حکمتِ الہی سے معطل ہو جائے، تو اس کا نعم البدل پیش کرنا، ممکن نہیں ہے۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ ہر مسلم و کافر کو اسے ماننے بغیر چارہ نہیں ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ انسان کو مرد بنانا ہے یا عورت، یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ اور یہ اس کی تخلیق کے اولین مرحلے میں ہی طے کر دیا جاتا ہے۔ یعنی نطفے سے لے کر جنین کی نشوونما اسی بنیاد پر ہوتی ہے کہ یہ مرد ہے یا عورت ہے۔ یہ کوئی دنیوی انجن، مشین یا آلہ نہیں کہ کمپنی جب چاہے، جیسے مرضی جوڑ توڑ کر کے، ایک نئی پراڈکٹ تیار کر لے۔ قرآنِ کریم میں آتا ہے:

---

11 - القرآن، 64/40۔

12- القرآن، 7/82 ۔

13 - القرآن، 04/95۔

لَّعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا * وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا. (14)

اللہ تعالی نے شیطان پر لعنت کی ہے۔اور اس مردود نے بیڑا اٹھایا ہے کہ تیرے بندوں میں سے میں مقرر شدہ حصہ لے کر رہوں گا۔اور انہیں راہ سے بہکاتا،اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا،اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں،اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی تخلیق کو تبدیل کریں، سنو!جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا،وہ صریح نقصان میں ڈوبے گا۔

ٹرانس جینڈر یقیناًاللہ کی تخلیق میں کی جانے والی تبدیلیوں کی اب تک کی بدترین صورت ہے۔

مرد یا عورت کا جان بوجھ کر جنس تبدیل کرنا اور رسول اللہ ﷺ کی تنبیہ

لوگوں کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو جان بوجھ کر اپنا جنس تبدیل کرتے ہیں حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں مرد یا عورت پیدا کیا ہوتا ہے لیکن بلوغت کی عمر میں والدین کی لاپرواہی یا کسی بھی وجہ سے ان میں جنس مخالف جیسے احساسات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ مخالف جنس کی شباہت اختیار کر لیتے ہیں اور ان ہی میں شامل ہو کر ذلت آمیز زندگی گزارتے ہیں۔ حالانکہ عصر حاضر میں ایسے افراد کا نفسیاتی علاج ہونا نہایت آسان ہے۔یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی بچہ یا بچی میں ضد،نافرمانی،کاہلی،چڑچڑاپن کے حوالہ سے طبّی ونفسیاتی علاج بذریعہ کونسلنگ اور سائیکو تھراپی ممکن ہے اسی طرح جنس مخالف جیسے احساسات کے پیدا ہو جانے کا علاج بھی نہایت آسان ہے اور ظاہر ہے کہ اپنے بچوں میں اس طرح کے جذبات پیدا ہو جانے پر ان کا بذریعہ کونسلنگ وسائیکو تھراپی علاج کرانا والدین اور حکومت کی ذمہ داری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایسے مردوں اور عورتوں پر لعنت کی ہے جو جنس مخالف کی شباہت اختیار کرتے ہیں۔یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں میں اس طرح کے جذبات پیدا نہ ہونے دیں،بعض اوقات ناچ گانا، رومانوی ماحول،سوشل میڈیا کا غلط استعمال یا ایسے رجحانات رکھنے والے لوگوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کے سبب،اس طرح کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے ایسے معاملات پر نہایت سخت تنبیہہ فرمائی ہے۔ صحیح بخاری سمیت کتب احادیث میں آیا ہے!

14- القرآن،118-119/04۔

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ اَخرِجُوهُم مِن بُيُوتِكُم، وَاَخرَجَ فُلانا، وَاَخرَجَ عُمرُ فُلانا۔[15]

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو مخنث (خواجہ سرا) بنتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مرد بنیں اور آپ ﷺ نے فرمایا! کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور نبی کریم ﷺ نے فلاں کو گھر سے نکالا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا۔

مذکورہ بالا حدیث پر غور و فکر اور تدبر کے نتیجہ میں علم ہوتا ہے کہ بچوں میں جنس مخالف جذبات واحساسات پیدا نہ ہونے دینا والدین کی ذمہ داری ہے یہاں تک کہ اگر ان کی اصلاح کے حوالہ سے انہیں گھر سے بھی نکالنا پڑ جائے جو والدین کے لئے نہایت مشکل کام ہے تو اس کی بھی اجازت ہے لیکن معاشرے میں اس طرح کے جذبات کے فروغ کو موقع نہیں دینا چاہیے جبکہ عصر حاضر میں میں ایسے بچوں کا نفسیاتی علاج نہایت آسان ہے۔

اپنی جنس تبدیل کرنے جیسے احساسات رکھنے والوں کا طبّی و نفسیاتی علاج

اگر ایسے بچوں کا کم عمری میں علاج ہو جائے جو اس قسم کا شوق رکھتے ہیں تو وہ بہت سے مسائل اور مشکلات سے بچ جاتے ہیں۔ لیکن بلوغت کی عمر میں علاج ہونے کی صورت میں بذریعہ سرجری علاج کے ساتھ ان کی کونسلنگ اور سائیکو تھراپی بھی ضروری ہوتی ہے۔ کیونکہ سرجری اور دیگر طبّی علاج سے جنسی اعضاء کی درستگی، چہرہ پر بالوں کی موجودگی یا غیر موجودگی کا علاج، آواز کے بھاری پن یا بارک ہونے کا علاج، چھاتیوں کا بھاری یا ختم کرنے کے حوالہ سے علاج تو ہو سکتے ہیں، لیکن ایسے بچوں کے نفسیاتی و روحانی علاج کے لئے بذریعہ کونسلنگ و سائیکو تھراپی علاج ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔

نصوص شریعہ اور مخنث

قرآن کریم میں انسانوں کی دو اصناف مرد اور عورت کا ہی ذکر کیا گیا ہے، تیسری جنس یا ٹرانس جینڈر کا ذکر یا مسائل موجود نہیں۔ نصوص شریعہ میں بھی مخنث کے مسائل کو الگ سے بیان نہیں کیا گیا بلکہ مخنث کو بھی مرد اور عورت میں تقسیم کر دیا گیا، خاص طور پر ان سے پردہ کرنا اور وراثت کے حوالہ سے سفارشات موجود ہیں کہ ٹرانس جینڈر کی غالب صفات کو دیکھا جائے اگر اس میں مردوں کی صفات غالب ہیں تو اس کے حوالہ سے وراثت کے مسائل مردوں والے ہوں گے اور اگر عورت والی صفات غالب ہوں گی تو وراثت کے مسائل

---

15 - محمد بن اسماعیل، بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب اللباس (قاہرہ: دار طوق النجاۃ، الطبعۃ: الاولی، 1422ھ)، رقم: 5886۔

عورتوں والے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ کی بعض احادیث سے ٹرانس جینڈرز کے معاملات کو سمجھنا کافی آسان ہو جاتا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے:

عَن عائشة قَالَت کَانَ یَدخُلُ عَلَی اَزوَاجِ النَبِی ﷺ مُخنث فَکانُوا یَعُدُونَهُ مِن غَیر اولی الاِربَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَبیُ ﷺ یوما وَهُوَ عِندَ بَعضِ نِسائِهِ وَهُوَ یَنعَتُ امرَاَة قَالَ اِذَا اَقبَلَت اَقبَلَت بِاَربَع وَاِذَا اَدبَرَت اَدبَرَت بِثَمَان فَقالَ النَبیُ ﷺ اَلا اَرَی هٰذا یَعرِفُ مَا هَا هُنَا لَا یَدخُلَنَ عَلَیکُنَ قَالَت فَحَجَبُوهُ۔(16)

حضرت عائشہ سے روایت ہے! نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور لوگ اسے جنسی خواہش نہ رکھنے والوں میں شمار کرتے تھے، نبی کریم ﷺ ایک دن تشریف لائے تو وہ آپ ﷺ کی بعض بیویوں کے پاس بیٹھا ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا، اس نے کہا! جب وہ آتی ہے تو (صحت مندی کے سبب) چار سلوٹوں سے آتی ہے اور جب جاتی ہے تو آٹھ سلوٹوں کے ساتھ جاتی ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا! میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ مخنث جو چیز یہاں دیکھتا ہو گا کسی دوسری جگہ بیان کرے، یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے۔ سیدہ فرماتی ہیں پھر لوگوں نے اس سے پردہ کروا دیا۔

صحیح بخاری میں ایک حدیث دو مقامات پر بیان ہوئی ہے جو درج ذیل ہے:

عَن اُمِ سَلمَه عَنِ النَبیُ ﷺ کَانَ عِندَهَا وَفِی البَیتِ مُخَنَث، فَقَالَ المُخَنث لِاَخِی اُمِ سَلَمَةَ عَبدِ اللهِ بنِ اَبِی اُمَیَةَ: اِن فَتَحَ اللهُ لَکُم الطَائِفَ غَدا اَدُلُکَ عَلَی بِنتِ غَیلانَ فَاِنهَا تُقبِلُ بِاَربَع وَتُدبِرُ بِثَمَان، ف[17]قَالَ النبیُ ﷺ: لَا یَدخُلَن هٰذا عَلیَکُن۔(18)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما تھے، گھر میں ایک مغیث (خواجہ سرا) نامی مخنث بھی تھا۔ اس مخنث نے ام سلمہ کے بھائی عبد اللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف پر فتح عنایت فرمائی تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی کو دکھلاؤں گا کیونکہ وہ سامنے آتی ہے تو (صحت مندی کی وجہ سے) اس کے چار شکنیں پڑ جاتی ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ یہ مخنث (آئندہ) تمہارے پاس نہ آئے۔

درج بالا احادیث کے مطالعے اور تفکر سے علم ہوتا ہے کہ مذکور خواجہ سرا (مخنث) مردانہ صفات کا حامل تھا یا اس میں زنانہ کی بجائے مردانہ صفات حاوی تھیں اور اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کا گھر میں آنا منع فرما دیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اس سے خواتین کو پردہ کروایا۔

16۔ مسلم، ابو الحسن بن الحجاج، الجامع الصحیح، دار الحضارات للنشر والتوزیع، ریاض، 2015، کتاب السلام، نمبر: 5691

17- البخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 5235۔

جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ اور حدیث کی دیگر کتب میں درج ذیل حدیث بیان ہوئی ہے جس کی سند کو بعض محدثین نے ضعیف کہا ہے۔اس حدیث میں کسی مرد کو مخنث کہنے کی سزا بیان ہوئی ہے:

عَن اِبنِ عبَاس رضی الله عنه عَنِ النبیُ ﷺ قَالَ اِذا قَالَ الرَجُلُ للرَجُلِ یَایَهُودیُ، فَاضرِبُوهُ عِشرِینَ، وَاِذا قَالَ یَا مُخَنَثُ فَاضرِبُوهُ عِشرِینَ۔[19]

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! جب کوئی آدمی دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے لگاؤ اور جب مخنث کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے لگاؤ۔

سنن الکبریٰ للبیہقی میں وراثت کے بیان میں مخنث (ٹرانس جینڈر) کی وراثت کے حوالہ سے بھی ایک ساتھ چھے ایک طرح کی احادیث بیان ہوئی ہیں جن میں سے دو درج ذیل ہیں:

عَن عَبدالجَلیل عَن رَجُل مِن بَکرِ بنِ وَائل قَالَ شَهِدتُ عَلیا رَضی اللهُ عنهُ یَسأَلَ عَنِ الخُنثَیٰ فَسأَلَ القَومَ فَلَم یَدرُوا فَقالَ عَلِی رَضی اللهُ عَنهُ: اِن بَالَ مِن مَجرَی الذَکَرِ فَهُوَ غُلام وَاِن بَالَ مِن مَجرَی الفَرجِ فَهُوَ جَارِیَة۔[20]

عبدالجلیل بکر بن وائل کے ایک آدمی سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے کہا، میں نے علی کے پاس آکر ہیجڑے کے بارے میں پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر وہ ذکر (مردانہ عضو مخصوصہ) سے پیشاب کرے تو لڑکا ہے اگر فرج (زنانہ عضو مخصوصہ) سے پیشاب کرے تو لڑکی ہے۔

عَن قَتادَةَ قَالَ سُجِنَ جَابِرُبنُ زَید زَمَنَ الحَجاجِ فَارسَلُوا اِلَیهِ یَسأَلُونَهُ عَنِ الخُنثیٰ کَیفَ یُوَرَثُ؟ فَقالَ: تَسجِنُونِي وـ تَستَفتُونِي ثُم قَالَ: انظُرُوا مِن حَیثُ یَبُولُ فَوَرِثُهُ مِنهُ قَالَ قَتَادَةَ فَذَّکَرتُ ذٰالِکَ لِسَعِیدِ بنِ المُسَیِب قَالَ فَاِن بَالَ مِنهُمَا جَمیعا قُلتُ: لاَ آدرِی فَقالَ سَعید یُوَرَثُ مِن حَیثُ یَسبِق-[21]

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ جابر بن زیدؒ کو حجاج کے زمانہ میں مصیبت میں مبتلا کیا گیا، پھر انہوں نے جابر سے مخنث کی میراث کے بارے میں سوال کیا؟ جابرؒ نے کہا، مجھے تکلیف دیتے ہو، پھر فتویٰ بھی مانگتے ہو۔ پھر کہا، جہاں سے وہ پیشاب کرتا ہے وہاں سے اندازہ لگا کر اس کو وارث بنادو۔ قتادہؒ کہتے ہیں، میں نے یہ سعید بن مسیبؒ کے سامنے بیان کیا، انہوں نے کہا، اگر دونوں سے پیشاب کرے؟ میں نے کہا، میں نہیں جانتا۔ سعیدؒ نے کہا جہاں سے سبقت لے جائے گا وہاں کے مطابق وارث بنادیا جائے گا۔

تبدیلی جنس کی حقیقت

19- محمد بن عیسی، ترمذی، سنن، ریاض: دارالحضارات للنشر والتوزیع، 2015، کتاب الحدود، نمبر:1462۔

20۔ احمد بن الحسن، البیهقي، السنن الکبریٰ، کتاب الوراثة، نمبر:12520۔

21۔ السنن الکبریٰ، البیهقي، کتاب الوراثة، نمبر:12521۔

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ تبدیلِ جنس کے ذریعہ، اگرچہ ظاہری تبدیلی تو ہو جاتی ہے مگر حقیقت میں مرد مرد ہی رہتا ہے اور عورت عورت ہی رہتی ہے؛ چنانچہ عورت بننے والے مرد کے لیے ممکن نہیں ہے کہ اس کو حیض آئے یا اس کو حمل ٹھہرے، اسی طرح مرد بننے والی عورت کے لیے ناممکن ہے کہ اس کے آلۂ تناسل سے مادۂ مَنَوِیّہ خارج ہو۔

جنس کو تبدیل کرانے کے اسباب

مغربیت سے متاثر نام نہاد مفکرین و محققین نے، تبدیلِ جنس کے بہت سے اسباب بیان کیے ہیں جس میں سب سے قوی سبب انھوں نے یہ بیان کیا ہے کہ بعض انسانوں کا اندرونی شعور واحساس اپنے جنسی وجود کا اباء کرتا ہے اور وہ نفسیاتی طور پر اپنی جنسی شناخت سے مطمئن نہیں ہو پاتے گویا کہ بعض انسانوں کے شعور و میلان اور جنسی شناخت کے درمیان مغایرت پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنی جنس ہی کو تبدیل کرا کر جنسی تسکین چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح تربیت کا فقدان، ماحول کا فساد جنس کو بھڑکانے والی اشیاء کی کثرت، فطرت کے مطابق جنسی تسکین سے بے راہ روی اور اس میں حد سے تجاوز کرنا؛ یہی حقیقت میں وہ اسباب ہیں جس نے انسان کو آج یہاں تک پہنچادیا کہ وہ صرف اپنی جنسی تسکین کے لیے اپنے وجود ہی کو بدلنے پر آمادہ ہو گیا۔

تبدیلِ جنس اور جنسی تسکین

جنسی تسکین کے حوالے سے انسان جب حد سے تجاوز کرتا ہے اور فطری طریقہ کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کرتا ہے تو نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ وہ اب مردوں سے نہیں؛ بل کہ جانوروں سے بھی اپنی جنسی خواہش پوری کرنے کی نامراد کوشش کرتا ہے، آج مغربی ممالک میں ہر اس عمل کو جائز قرار دیا جارہا ہے جس کا تعلق جنس کی تسکین سے ہو، چاہے مردوں کا مردوں سے یا عورتوں کا عورتوں سے نکاح کا مسئلہ ہو، یا جانوروں سے جماع کرنے کا مسئلہ ہو، یا تبدیلِ جنس کا مسئلہ ہو اور نہ صرف اس کو جائز قرار دیا جاتا ہے؛ بل کہ اس کو قانونی سطح پر منظوری بھی دے دی جاتی ہے۔

یہ بات بغیر کسی شک و تردّد کے کہی جاسکتی ہے کہ فطرتِ الٰہی سے ہٹ کر نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے جتنے بھی طریقے اختیار کر لیے جائیں وہ تسکین کا ذریعہ بننے کے بجائے پہلے سے بھی زیادہ خواہش کو بھڑکا دیتے ہیں؛ چنانچہ جب عورت پر اکتفا نہیں کیا گیا تو مردوں تک نوبت پہنچی، پھر جانوروں کی باری آئی اور اب مردوں کو عورت بننے اور عورتوں کو مرد بننے کا شوق و جذبہ پیدا ہو گیا۔ افسوس اس پر نہیں کہ دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے جو اس عمل کا ارتکاب کرتے ہیں؛ بل کہ افسوس اس پر ہے کہ اب مغربیت سے متاثر

مسلمانوں میں سے بھی کچھ نام نہاد محققین فطرتِ الٰہی کے خلاف اور عذابِ خداوندی کو نازل کرانے والے اس عمل کو شریعت کے نقطۂ نظر سے جائز قرار دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔[22]

تبدیلیِ جنس و تبیین جنس میں فرق

فقہاء کرام نے ایسے شخص کے بارے میں جس کے اعضاء پورے طور پر ظاہر نہ ہوں اس بات کی اجازت دی ہے کہ آپریشن کے ذریعے اس کے اعضاء مکمل کر لیے جائیں؛تاکہ اس کا مذکر یا مؤنث ہونا واضح ہو جائے؛ لٰہذا یہاں جنس کو تبدیل نہیں کیا جاتا؛ بل کہ اس کی اصلی جنس کو واضح اور ظاہر کیا جاتا ہے جس کی شریعت میں گنجائش ہے۔[23]

تبدیلیِ جنس کے جواز کے دلائل

۲۴/۴/۲۰۰۴/ کو کویت میں منعقدہ ایک مجلس میں تبدیلیِ جنس کے جواز کے حوالے سے، ایک عدالتی فیصلہ سنایا گیا اور اس پر دلائل بھی دیے گئے، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ جنس کو تبدیل کرانے والا شخص مجبور محض ہوتا ہے، وہ نفسیاتی طور پر دباؤ کا شکار ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض دفعہ خودکشی کرنے پر بھی آمادہ ہو جاتا ہے؛ لٰہذا اس کو معذور قرار دیا جائے گا۔

۲۔ ضرورت کی وجہ سے بھی یہ عمل جائز ہونا چاہیے؛ کیوں کہ قاعدہ ہے: الضّروراتُ تُبیحُ المَحظورات

۳۔ تبدیلیِ جنس یہ تَشَبُّہ بالجنس الآخر میں داخل نہیں؛ کیوں کہ اس میں تَشَبُّہ سے مراد لباس، زینت، بات چیت، چال ڈھال میں مشابہت اختیار کرنا ہے۔

۴۔ تبدیلیِ جنس یہ تغییر لخلق اللہ نہیں بل کہ یہ مریض کی حالت کو بدلنا ہے۔

۵۔ انسان کی جنس صرف ظاہری اعضاء کا نام نہیں؛ بل کہ ظاہر و باطن دونوں کا نام ہے۔

۶۔ شریعت کے مقاصد و علل کی طرف نظر کرتے ہوئے بھی یہ عمل جائز ہونا چاہیے؛ کیوں کہ شریعت میں مریض کو علاج کرانے کی اجازت دی گئی ہے۔

مذکورہ دلائل کا حقیقت پر مبنی و منصفانہ جائزہ

22۔ محمد مصعب علی گڑھی، **تبدیلیِ جنس: حقیقت، مفاسد اور شرعی احکام**، ماہنامہ دارالعلوم، شمارہ 6، جلد 96 (جون 2012).
https://darululoomdeoband.com/urdu/articles/tmp/1490498186%2003-abdili%20Jins_MDU_6_June_12.htm.

۲۳۔ رابطہ عالم اسلامی کے ماتحت قائم اسلامی فقہ اکیڈمی، "مکہ مکرمہ" کے فقہی فیصلے، ۳۲۲۔

۱۔ پہلی دلیل کا حاصل یہ ہے کہ انسان اپنے اختیار سے نکل جاتا ہے اور اس کا داخلی دباؤ اِس درجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ اس عمل کے حوالے سے مجبورِ محض بن جاتا ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ اگر اس بنیاد پر تبدیلِ جنس کو جائز قرار دے دیا جائے تو یہ علت بہت سے جرائم کے جواز کی دلیل بن جائے گی؛ چنانچہ قاتل ہو یا سارق یا کوئی اور مرتکبِ جرم، وہ بطور جواز کے یہی دلیل پیش کرے گا کہ وہ اِس جرم کے حوالے سے مجبور محض اور داخلی دباؤ کا شکار تھا۔

۲۔ الضرورات تُبِيْحُ المَحْظُوراتِ کی بنیاد پر تبدیلِ جنس کو جائز قرار دینا اور قاعدے کو اپنے محل میں استعمال نہ کرنا یہ فقہ واصول فقہ سے ناآشنائی کی دلیل ہے؛ کیوں کہ یہ بات واضح ہو چکی کہ جنس کو تبدیل کرانے کی ضرورت ہی نہیں ہے؛ اس لیے کہ اس کے ذریعہ انسانی خواہش کی تسکین اور جنسی اضطراب وبے چینی ختم نہیں ہوتی؛ بل کہ اس میں اور اضافہ ہو جاتا ہے، چنانچہ جو لوگ بھی اپنی جنس تبدیل کراتے ہیں، وہ پہلے سے بھی زیادہ جنسی اضطراب وپریشانی میں مبتلا رہتے ہیں۔

اور اگر بالفرض ضرورت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تب بھی ہر ضرورت، سے ممنوع چیز مباح نہیں ہو جاتی بل کہ ضرورت سے ایسی ضرورت مراد ہے جو محظور وممنوع سے بڑھی ہوئی ہو؛ چنانچہ علامہ سبکیؒ نے اس کی صراحت کی ہے:

الضروراتُ تُبِيْحُ المحظورات بشرطِ عدمِ نُقْصَانِها عنها۔ [24]

مذکورہ بحث سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ تبدیلِ جنس کے ذریعے تخلیقِ الٰہی کے ساتھ کھلواڑ کرنا اور دوسری جنس سے مشابہت اختیار کرنا، یہ ایسے بڑے گناہ ہیں، جن پر قرآن وحدیث میں لعنت کی گئی ہے؛ لہٰذا اس عمل کے جواز کے لیے اس قاعدہ کو جاری کرنا صحیح نہیں ہے۔

نیز جیسے یہ قاعدہ ہے: الضروراتُ تُبِيْحُ المحظورات تو دوسری طرف یہ بھی قاعدہ ہے: الضررُ لا يزال بالضّرر [25] یعنی ایک ضرر کو ختم کرنے میں اگر دوسرا ضرر ہو رہا ہے تو اب اس ضرر کو ختم نہیں کیا جائے گا اور تبدیلِ جنس کے ذریعہ انسانی شعور واِحساس اور اندرونی میلان کی وجہ سے ظاہر ہونے والے نقصان کی بظاہر تلافی کی جاتی ہے؛ مگر اِس کی وجہ سے دیگر کیا کیا خرابیاں ونقصانات پیدا ہوتے ہیں اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، خود انسان کی ذات تک یہ نقصان محدود نہیں

24 ۔ تاج الدین السبکی، الأشباہ والنظائر، (بیروت: دار الکتب)، ص162۔

25- ایضا

رہتا کہ زندگی بھر وہ اپنی صحت و تندرستی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے؛ بل کہ پورے معاشرے پر اس کے نقصانات ظاہر ہوتے ہیں۔

۳۔ تیسری دلیل بھی بہ چند وجوہ باطل ہے۔

۴۔ یہ دعوی کرنا کہ "تشبّہ بالجنس الآخر" کی حرمت کا تعلق لباس، زینت، چال ڈھال، بات چیت میں مشابہت سے ہے، تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے؛ کیوں کہ فقہاء کرام نے صراحت کی ہے کہ "تشبّہ" سے مراد ایک جنس کا دوسری جنس سے ایسی چیز میں مشابہت اختیار کرنا ہے جو اس جنس کے ساتھ خاص ہو؛ چنانچہ علامہ ابن حجر الہیثمیؒ نے فرمایا: "تشبه الرجال بالنساء فيما يختص به عرفاً" نیز مرد کی قبر کو دفن کے وقت چھپانے کی ممانعت صراحتاً عورتوں کے ساتھ مشابہت ہی کی وجہ سے ہے؛ اس سے معلوم ہوا کہ مشابہت کا انحصار مذکورہ چار چیزوں میں ہی نہیں۔[26]

۴۔ یہ کہنا کہ تبدیلِ جنس یہ تخلیقِ الٰہی کی تبدیلی نہیں؛ بلکہ مریض کی حالت کو بدلنا ہے، انتہائی ناسمجھی کی بات ہے جس کے پاس بھی تھوڑی سی عقل ہوگی، وہ سمجھ سکتا ہے کہ جب مرد کی مخصوص چیزوں کی جگہ عورتوں کی مخصوص چیزیں لگادی جائیں تو یہ یقینا تغیر لخلق اللہ ہے، نیز اللہ تعالیٰ نے مذکر و مؤنث دونوں کو الگ الگ کچھ کام اور ذمہ داریاں دے رکھی ہیں، مرد کی ذمہ داریاں الگ ہیں اور عورت کی الگ، اب اگر کوئی مرد سے عورت بنتا ہے یا اس کے برعکس تو یہ بلاشک و تردد تخلیق الٰہی میں تبدیلی ہے جو حرام وناجائز ہے۔

۵۔ پانچویں دلیل کا حاصل یہ ہے کہ انسان کی جنس کا تعلق صرف ظاہر سے نہیں؛ بل کہ باطن سے بھی ہے یعنی جنس کی تحدید و تعیین ظاہر و باطن دونوں پر موقوف ہے یہ بات بھی شرعاً وعقلاً ممنوع ہے جیسا کہ گذشتہ صفحات میں تفصیل سے بیان کیا جاچکا، نیز اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ جنس کی تعیین احساسات کے ذریعے ہوتی ہے تو کیا یہ صحیح ہے کہ اگر کسی کے دل میں یہ احساس اور خیال آرہا ہے کہ وہ "بندر" یا "چوہا" ہے تو اس پر اسی کے احکام لگائے جائیں، اسی طرح جس کی ولادت مردہ ہونے کی حالت میں ہوئی یا کوئی بہرہ اور گونگا ہے تو اس کی جنس کے سلسلے میں ہمیں کوئی رائے دینے کا حق نہیں؛ جب تک کہ اس کے احساسات اور طبعی میلان کے ذریعے معلوم نہ ہو جائے کہ وہ مرد ہے یا عورت اور ظاہر ہے کہ یہ ناممکن ہے، الحاصل اگر جنس کی تعیین و تحدید میں شعور واحساس کو معیار بنایا

-26 امام بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 5235۔

جائے گا تو یہ سب فاسد اور باطل صورتیں لازم آئیں گی۔ نیز نفسیاتی مرض کے علاج کے لیے دوسرے بہت سے جائز طریقے ہیں، جن کے ذریعے اس کے صحیح شعور واحساس کو بیدار کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ آخر میں اُن کی یہ دلیل کہ جنس تبدیل کرانے والا شخص نفسیاتی مریض ہوتا ہے اور شریعت میں علاج ومعالجہ کے حوالے سے وسعت سے کام لیا گیا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ تبدیلِ جنس یہ نفسیاتی مرض کا علاج ہے یا یہ خود بہت سے امراض ومفاسد کا مجموعہ ہے، اس کے بارے میں ما قبل میں تفصیل سے بیان کیا جاچکا اور اگر نفسیاتی مرض کے علاج کے سلسلے میں اِس جیسی فطرت سے متصادم اور دینی ودنیوی مفاسد پر مشتمل صورت کو جائز قرار دے دیا جائے تو ایک زانی بھی نفسیاتی مریض ہوتا ہے، اور شرابی بھی نفسیاتی مریض ہوتا ہے، ان کے علاج کے لیے زنا اور شراب کو بھی جائز قرار دینا چاہیے۔

تبدیلِ جنس کے عدمِ جواز کی دلیلیں

ما قبل میں ہم نے اس عمل کو جائز قرار دینے والوں کے دلائل اور اس کا حقیقت پسندانہ جائزہ قلم بند کیا، اب ہم یہ بیان کریں گے کہ جنس کو تبدیل کرانے والا شخص کتنے جرم کا ارتکاب کرتا ہے اور محض اپنی جنسی تسکین کی خاطر کتنے احکام خداوندی کو توڑتا ہے۔

۱۔ تبدیلِ جنس تخلیقِ الٰہی کو بدلنا ہے جس کو شیطانی زندگی، اللہ تعالیٰ اور رسول... کی طرف سے لعنت، اور دنیا وآخرت میں خسارے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَاناً مُّبِيْنًا۔[27]

امام بخاری ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

لعن الله الواشمات والمستوشمات والنّامصات والمتنمّصات للحسن المغيرات لخلق الله .[28]

قال أبو جعفر الطبرى: في حديث ابن مسعود دليل على أنه لايجوز تغيير شيء من خلقها الله الذي خلقها الله عليه بزيادة أو نقصان التماسَ الحسن للزوج أو غيره۔وعن ابن عباس رضى الله عنه قال: لعن النبي صلى الله

27- القرآن، ۱۱۹-۱۱۸۔

28۔ امام بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، کتاب النکاح، حدیث نمبر: ۵۲۳۵۔

عليه وسلم المخنثين من الرجال المترجلات النساء وقال: أخرجوهم من بيوتكم۔ [29]

وفي المرقاة: لعن النبى صلى الله عليه وسلم المخنثين أي المشتبهين بالنساء من الرجال في الزي واللباس والخضاب والصوت والصورة والتكلم وسائر الحركات والسكنات، فهذا المعنى منى؛ لأنه تغيير لخلق الله .

۲۔ تبدیلِی جنس مردوں کا عورتوں سے اور عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنا ہے جو لعنتِ الٰہی کا موجب ہے۔

أخرج البخاري حديث ابن عباس: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال[30] . وأبى هريرة رضي الله عنه لعن الله الرجل يلبس لُبسة المرأةِ والمرأة تلبس لُبسة الرجل۔[(31)]

۳۔ تبدیلِی جنس جسم کا مثلہ کرنا ہے جو حرام ہے۔

أخرج البخاري عن عبد الله بن يزيد أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الهنبة والمثلة۔ فاذا كان جدع الأنف، وقطع الأذن من المثلة فكيف بقطع الثديين وجب الذكر والخصيتين .[(32)]

۴۔ تبدیلی جنس زمین پر فساد برپا کرنے اور نسل انسانی کو ختم کرنے کا خطرناک ذریعہ ہے، جو قطعاً حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَايُحِبُّ الْفَسَادَ الآية .

جنس تبدیل کرانے والے شخص پر کس کے احکام جاری ہوں گے؟ خلاصہ یہ کہ تبدیلِی جنس، کسی مرض کا علاج، ضرورت، داخلی دباؤ، طبعی میلان نہیں؛ بل کہ فطرتِ الٰہی سے ہٹ کر دوسرے راستے سے اپنی جنسی خواہش کو پورا کرنے کا ایک نیا طریقہ ہے جس کا ارتکاب کرنا سراسر گمراہی، حد سے تجاوز اور نقل کے مقابلے میں عقل کو ترجیح دینا ہے۔

---

29 - امام بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، الجامع الصحیح، کتاب اللباس، باب: اخراج المتشبھین بالنساء من البیوت، حدیث نمبر:۵۸۸۶۔

30 - بخاري، باب المتشبهون بالنساء والمتشبهات بالرّجال. رقم: ۸۵۸۵۔

31 - بخاري، باب ما يكره من المثلة، رقم: ۵۵۱۶۔

32- امام بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، الجامع الصحیح، کتاب النکاح، حدیث نمبر:۵۲۳۵۔

تبدیلی جنس کے بارے میں فقہاء کرام کا موقف

تبدیلیِ جنس کے حرام ہونے کے سلسلے میں تو تمام اہلِ حق متفق ہیں؛ لیکن اب یہ مسئلہ زیر غور ہے کہ جنس تبدیل کرانے والے شخص پر کس کے احکام جاری ہوں گے، جنس بدلنے کے بعد کے احکام جاری کیے جائیں گے یا اس کو پرانی حالت پر برقرار مانتے ہوئے اسی کے مطابق احکام جاری کریں گے، اس سلسلے میں جب تبدیلیِ جنس کی حقیقت معتبر ماہر ڈاکٹروں سے براہ راست معلوم کی گئی تو یہ بات سامنے آئی کہ تبدیلیِ جنس میں حقیقتاً جنس تبدیل نہیں کرائی جاتی؛ بل کہ ظاہری طور پر تبدیلی ہوتی ہے، چنانچہ ہم ذیل میں ''عمر عبداللہ حسن الشہابی'' کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں جس سے تبدیلیِ جنس کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے:

> عمليةُ تبديل الجنس هى عملية جراحية يتم فيها تغييرَ الأعضاء الظاهرية للذكر لنسبه الأعضاء الظاهرية للأنثى أو العكس حيث يقوم الجراح ازاء الشخص المراد تبديل جنسه ان كان رجلاً كالامل الذكورة من الناحية الخلقية والجنسية بقطع القضيب والخصيتين واحداث شقّ بفرج المرأة ويعطى الهرمونات للأنوثة، لينمو الصدر وبتأثير الهرمونات يتحول الصوت ليشبه صوت الأنثى . وان كان الشخص المراد تبديل جنسه امرأةً كاملة الأنوثة من الناحية الخلقية والجنسية، فان الجراحَ يقوم باستئصال الثديين والرحم، والمبيض ويقفل المبهل، ويصنع لها قضيباً اصطناعياً، وتعطي المرأة هرمونات الذكورة بكمية كبيرة لتغير الصوت الى طابع الخشونة ونتيجة ذلک ينبت شعر الوجه واللّحية . والتغيير هنا تغيير ظاهري بحت في الأعضاء، لايحصل معه أي في الوظائف، فالرجل اذا تمّ تبديلُ بعض أعضائه الى أعضاء الأنثى، فانه لايمكن أن يحيض أو يحمل لعدم وجود مبيض أو رحم، وبقطع ذكره وخصيتيه يكون قد فقد الانجاب الى الأبد، والمرأة اذا تمّ تبديل بعض أعضائها ذكراً، الظاهر فانّها لا تقذف منياً ولا يكون لها ولد من صلبها۔[33]

اب مسئلے کا حکم یہ ہوگا کہ تبدیل جنس کے بعد جس شخص میں جو علامتیں زیادہ پائی جائیں گی اس کا شمار اسی جنس سے ہوگا، اور کلی طور پر ہم قطعیت کے ساتھ پہلے ہی حکم نہیں لگا سکتے کہ اس پر مرد کے احکام جاری ہوں گے یا

33 - مقالة للشيخ عمر عبدالله حسن الشهابي: تبديل الجنس ضرورة طبيّة أم انتكاسية فطرية.
Shihābī, ʿUmar ʿAbdillāh Ḥasan. “Tabdīl al-Jins Ḍarūrah Ṭibbiyyah am Intikāsiyyah Fiṭrīyah.” al-Moslim.net. Accessed April 20, 2025. http://old.almoslim.net/node/82457

عورت کے یا خنثیٰ مشکل کے، تبدیلیِ جنس کرانے والے شخص کا جائزہ لینے یا اس کے بیان کے بعد ہی اس کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں ہم دار العلوم دیوبند اور شاہی مراد آباد کا فتویٰ منسلک کرتے ہیں:

۴۱۰/۴۱ فائل، باسمہ تعالیٰ الجواب و باللہ التوفیق: فقہاء نے چار اصناف ذکر کی ہیں مرد، عورت، خنثیٰ، خنثیٰ مشکل اور ہر ایک کے احکام ہر باب سے متعلق الگ الگ بیان کیے ہیں مرد کے عورت یا عورت کے مرد بننے کی صورت میں کیا احکام اس سے متعلق ہوں گے یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے؛ اس لیے کہ اولاً یہ متعین کرنا ضروری ہوگا کہ وہ مذکورہ چار صنف میں سے کس صنف میں داخل ہے اور اس کے انطباق کے لیے دقت نظری سے اس تبدیلی کی حقیقت کا جائزہ لینا ہوگا جو جنس تبدیل کرانے والے کے اندر پیدا ہوئی ہے، پھر صنف متعین ہو جانے کے بعد ہر باب سے متعلق جو احکام ہیں وہ اس پر لاگو ہوں گے تمام صُوَرِ مُحْتَمِلہ کو فرض کر کے اس کے احکام مختلف ابواب کے تحت تحریر کرنا بہت تفصیل طلب مسئلہ ہے؛ اس لیے فرض کردہ صورتوں کے مُحْتَمِلہ شقوں کے احکام معلوم کرنے کے درپے ہونے کے بجائے، جو خاص صورت پیش آئی ہو یعنی مرد تھا عورت بن گیا یا عورت تھی مرد بن گئی کو متعین کر کے سوال کریں اور مبتلی بہ کے احوال خاصہ تبدیلی سے قبل اور بعد کے تحریر کریں آپ نے لکھا ہے کہ تبدیلیِ جنس کے بعد مکمل عورت یا مرد ظاہر کرنے کی کوشش حتی الامکان کی جاتی ہے حقیقت جنس کا تبدیل ہونا الگ مسئلہ ہے اور ظاہر کرنے کی حتی الامکان کوشش کرنا الگ مسئلہ ہے جو صورت حال ہو مبتلی بہ کے بیان اور مسلمان ڈاکٹر کی رپورٹ اور تصدیق کے ساتھ منسلک کر کے استفتا کریں پھر جس تنقیح کی ضرورت ہوگی کر لی جائے گی یا حکم شریعت سے آگاہ کر دیا جائے گا، فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح کتبہ الاحقر: زین الاسلام قاسمی

وقار علی غفرلہ حبیب الرحمن عفا اللہ محمود حسن غفرلہ، نائب مفتی دار العلوم دیوبند ۱۴۳۲/۱۱/۲۰ھ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ الجواب و باللہ التوفیق: کسی مرد یا عورت کا اپنی جنس تبدیل کرنے کی کوشش کرنا قطعاً حرام اور قابل لعنت عمل ہے، احادیث شریفہ میں ایسے مردوں اور عورتوں پر سخت لعنت آئی ہے جو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے والے ہوں، یہاں یہ واضح رہنا چاہیے کہ معتبر اور ماہر ڈاکٹروں سے تحقیق کے بعد یہ بات ثابت ہوئی کہ مکمل طور پر مرد یا عورت کی جنس کی تبدیلی قطعاً ناممکن ہے، یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ جنس کی تبدیلی سے مرد میں قوتِ ولادت و رضاعت پیدا ہو جائے یا عورت میں قوت رجولیت پیدا ہو جائے، اسی طرح اعضاء جنسیہ میں بھی حقیقتاً تبدیلی ناممکن ہے؛ البتہ بعض آثار میں تبدیلی ہو سکتی ہے، مثلاً عورت کے چہرے پر بال نکل آئیں یا مرد کے سینے میں ابھار آ جائے یا آواز میں لزوجت آ جائے وغیرہ؛ بریں بناء تبدیلی سے متعلق جو سوالات آپ نے قائم کیے ہیں وہ سب فرضی اور مہمل ہیں۔ مسئلہ کا اصل حکم یہ ہے کہ تبدیل جنس کے بعد

جس شخص میں جو صفات غالب ہوں؛اس کا شمار اسی جنس سے ہوگا یعنی مرد کی علامتیں ہیں تو مرد رہے گا اور عورت کی علامتیں ہیں تو عورت رہے گی اور اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ فیصلہ کرنا مشکل ہو کہ یہ مرد ہے یا عورت تو اس کا حکم خنثیٰ مشکل کے درجہ میں ہوگا،اس کو عام نمازیوں کے ساتھ کھڑا نہیں کیا جائیگا؛بل کہ بچوں کی صف کے بعد اور عورتوں کی صف سے پہلے الگ صف میں کھڑا کیا جائے گا۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال: لعن النبی صلی الله علیه وسلم المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال (بخاری۸۷۴/۲) فان بلغ وخرجت له لحية أو وصل الَى النساء فرجل، وكذا اذا احتلم من الذكر؛ لأنّ هذه من علامة الذكر، وان ظهر له ثدي أولبن أو أمكن وطوءه فامرأة؛ لأن هذه من علامات النساء وان لم تظهر له علامة، أو تعارضت فمشكل لعدم ما يوجب الترجيح، فيقف بين صفّ الرجال والنساء (البحر كوئثه ۴۷۲/۸) فان بلغ وجامع بذكره، فهو رجل وكذا اذا لم يجامع بذكره؛ ولكن خرجت لحيته فهو رجل وكذا اذا احتلم الرجل أو كان له ثدي مستو، ولو ظهر له ثدي كثدي المرأة أو نزل له لبن في ثدييه أو حاض أو حبل أو أمكن الوصول اليه من الفرج فهو امرأة، وان لم تظهر احدى هذه العلامات فهو خنثى مشكل، وكذا اذا تعارضت هذه المعالم (هنديه۴۳۸/۶، هكذا في الدّر المختار مع رد المحتار، زكريا ۴۴۶/۱۰) انما يعرف ذلك بالعلامة، وعلامة الذكورة بعد البلوغ نبات اللحية وامكان الوصول الى النساء وعلامة الأنوثة في الكبير، فهو ثديين كثديي المرأة ونزول اللّبن في ثدييه والحيض والحمل وامكان الوصول اليه من فرجها . . . فكانت علامةً صالحةً للفصل بين الذكر والأنثى . . . . وأما حكمُ الوقوف في الصفوف في الصَّلاة فانه يقف بعد صفّ الرجال والصبيان قبل صف النساء احتياطاً (بدائع الصنائع ۴۱۸/۶ - هكذا فى الطحطاوى على الدر ۳۵۰/۴) وفي الصلٰوة يقدم قدام النساء وخلف الرجال، فإن قام في صف النساء قال أحب الي أن يعيد صلوته الخ فان قام في صف الرجال فان صلوته تامة، ويعيد الذي عن يمينه وعن يساره والذي خلفه بحذائه الخ (تاتارخانیہ ۱۹۷/۲۰ برقم ۳۳۰۲۳) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح	املاہ: احقر محمد سلمان منصور پوری
شبیر احمد عفا اللہ عنہ	دارالافتاء جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی
مراد آباد	
۲۵/ذیقعدہ ۱۴۳۲ھ	۱۴۳۲/۱۱/۲۵ھ

جنس کے تبدیلی کے مفاسد

جھوٹ اور دھوکا دہی کا راستہ

جنس کی تبدیلی کے نتیجے میں کوئی بھی شخص اپنے لیے مخنّث ہونے کا دَعْویٰ کر سکتا ہے، جبکہ حقیقت میں وہ مرد و عورت میں کچھ بھی ہو سکتا ہے اور اس کے اس دعوے کو محض اس کے گمان پر یقین رکھتے ہوئے بغیر کسی ثبوت اور شرعی طریقہ کار کو اختیار کیے بغیر مان لیا جائے گا، تو اس میں صریح جھوٹ اور دھوکے کا راستہ کھل جائے گا، جبکہ جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا دونوں ہی ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

اَحکامِ شَرْع کے نِفاذ میں مشکل

جنس کی تبدیلی کی صورت میں کوئی بھی مرد خود کو عورت اور کوئی بھی عورت خود کو مرد قرار دے سکتی ہے، تو اس کے بعد اَحکام شرعیہ کے نفاذ میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ جیسا کہ وراثت کہ اس میں خنثیٰ کے اَحکام جُدا ہیں کہ ان کے جسم میں پائی جانے والی علامتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جائے گا کہ انہیں مرد کے اعتبار سے وراثت دینی ہے یا عورت کے اعتبار سے اور یونہی جو حقیقت میں عورت ہے، لیکن مرد ہونے کا دعوی کرنے کی بناء پر اسے مرد قرار دیا گیا ہو گا اور جو حقیقت میں مرد ہو گا، اسے اس کے عورت ہونے کا دعوی کرنے کی بناء پر عورت قرار دیا گیا ہو گا، تو ان کی وراثت میں جو حصہ شریعت کے مقرر کردہ اصول و ضوابط کے مطابق بنتا ہو گا، اس کا خلاف کرنا لازم آئے گا، جبکہ میراث اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق ہے، جو جس کے لیے جتنا مقرر کیا گیا ہے اسے اتنا ہی ملے گا، جبکہ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مرد یا عورت لکھوانا، بعض صورتوں میں دیگر ورثاء کا مال ناحق کھانے کو لازم کرے گا۔

مُثلہ اور تخلیق خدا میں تبدیلی

اس قانون سے جنسی اَعضاء کو تبدیل کروانے کی راہ ملے گی۔ اس کو سہارا بنا کر اعضاء میں قطع و برید کرنے کا قانونی جواز مل جائے گا اور لوگ اپنے اعضاء کو کاٹتے ہوئے تَغْيِير لِخَلْقِ الله اور مُثلہ کرنے کے جُرم کے مرتکب ہوں گے اور اپنے آپ کو خَصی کرنا یا مرد و عورت کا اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں ایسی تبدیلی کرنا حرام ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ شیطان نے مردُود ہونے کے بعد خدا کی بارگاہ میں ایک بات یہ کہی تھی کہ وہ لوگوں سے کہے گا، تو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو ضرور بدل دیں گے اور آج اگر آپریشن کے ذریعے جنس تبدیل کروائی جاتی ہے، تو یہ وہی شیطان کے دعوے کی تصدیق اور اس کے حکم پر عمل ہے۔

ہم جنس پرستی کا فروغ

جنس کی تبدیلی کی صورت میں ہم جنس پرستی کا رجحان بڑھ رہا ہے، جو کہ ایک شنیع و قبیح فعل ہے، قرآن کریم، اَحادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے فَرامین میں مرد کا مرد اور عورت کا عورت سے ایسا قبیح تعلق قائم کرنے کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے۔

مرد و عورت کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنا

جنس کی تبدیلی کے نتیجے میں مرد و عورت کا ایک دوسرے سے مشابہت اِختیار کرنا پایا جائے گا، جبکہ شریعتِ مطہرہ نے مرد و عورت کو ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔(جیسا کہ تفصیلاً ذکر ہو چکا ہے) اور ایسے مردوں پر لعنت کی گئی کہ جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں، بلکہ مرد و عورت کو ایسے لباس تک پہننے سے منع کر دیا گیا کہ جس میں دوسری جنس سے مشابہت ہوتی ہو، تو جب فقط مشابہت اختیار کرنے سے بھی منع فرما دیا گیا، تو اپنی جنس تبدیل کروا کر عورت کا مرد اور مرد کا عورت بن جانا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ یہ تو مشابہت سے ہزاروں گنا زیادہ سخت، قبیح اور خبیث عمل ہے۔

بے پردگی و بے حیائی کا فروغ

جنس کے تبدیلی کے نتیجے میں بے پردگی اور بے حیائی کو فروغ ملے گا کیونکہ ایک شخص مرد ہونے کے باوجود صرف کاغذات میں اپنے آپ کو عورت لکھوا کر لڑکیوں کے درمیان جا سکتا ہے اور سرِ عام بے حیائی و بے پردگی کر سکتا ہے جو کہ سخت ناجائز و گناہ ہے اور اگر مَعَاذَ اللہ! حقیقۃً جنس کی تبدیلی کے ذریعے مرد عورت بنے یا عورت مرد بنے، تو اس میں ایک خرابی یہ ہے کہ ایسے آپریشن میں بلا وجہ شرعی مرد و عورت کو اپنا ستر دوسروں کے سامنے کھولنا پڑتا ہے اور دوسرا شخص یعنی ڈاکٹر بلا وجہ شرعی ان اَعضاء کو دیکھتا اور چُھوتا ہے اور یہ عمل حرام ہے، کیونکہ یہ عمل اِسلام جیسے خوبصورت دین کی اعلیٰ انسانی فطرت و جِبِلَّت یعنی حیا کے صریحاً خلاف ہے اور پوشیدہ اَعضاء کو بلا عذر شرعی دیکھنا، چھونا، دونوں کام ہی ناجائز و حرام ہیں کہ مرد کو ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت اپنا ستر چھپانا لازم ہے اور بلا ضرورتِ شرعیہ اس کا ترک حرام ہے۔

خلاصہ بحث

اوپر بیان کی گئی گفتگو سے معلوم کہ اگر جنس کی تبدیلی اگر ضروری و شرعی قُیُودات کو شامل کیے بغیر مُطْلَق رکھ کر کی جائے(کسی طبّی وجہ کے)، تو کثیر حرام کاموں ذریعہ بن سکتی ہے اور اسلام اس کی ہر گز اجازت نہیں دیتا کہ کوئی بھی اسلامی حکومت اپنے ملک میں ایسا کوئی بھی قانون نافذ کرے، بلکہ ایسے کسی بھی قانون کو نافذ کرنا اور اس کی تائید کرنا سخت ناجائز و حرام ہے اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اور یاد رکھیے! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں انسان کو سب سے افضل واشرف پیدا کیا ہے اور جس طرح اس کائنات میں اپنی تمام مخلوقات کے جوڑے بنائے ہیں، اسی طرح انسانوں کے اندر بھی مرد اور عورت کو پیدا کیا ہے تاکہ انسان نسل دَر نسل اس دنیا پر اپنی خلافت قائم رکھ سکیں۔ یوں یہ پورا نظامِ کائنات چل رہا، جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی حکمت کے مطابق جس انسان کو جیسا ہونا چاہیے تھا، ویسا بنایا، مرد وعورت دونوں کو الگ الگ اَعضائے مخصوصہ عطا فرمائے، جن کے ذریعے توَالد کا نظام آگے بڑھتا ہے۔ اب اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اس نظامِ عالم میں فقط اپنی جنسی خواہشات کی تسکین کے لیے تبدیلی لائے، تو بلاشبہ وہ شخص حرام وناجائز فعل کا مرتکب کہلائے گا اور سخت گنہگار اور جہنم کا حقدار ٹھہرے گا، اور خُنثیٰ (Intersex) کے کئی احکام جُدا ہیں اور اس کے لیے ایسے اَفراد کو شرعی رہنمائی لینی چاہیے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دیئے گئے اَحکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں، کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے کسی بھی قانون بنانے، اس کی تائید کرنے اور عمل کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

تجاویز و سفارشات

ایسی قانون سازی ہونی چاہیے کہ اس قسم کی سوچ رکھنے والوں کا قلع قمع ہو سکے۔ ایسے ذہنی معذور خواتین وحضرات کے لئے ہر چھوٹے اور بڑے شہروں میں مختلف مقامات پر ایسے سینٹرز بنائے جائیں جہاں ایسے بچوں کی تعلیم و تربیت اور علاج و معالجے کے خصوصی انتظامات موجود ہوں اور والدین جب چاہیں اپنے بچوں سے مل سکیں اور ان کے ساتھ کچھ وقت بھی گزار سکیں۔ ان خصوصی لوگوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ معاشرے کے لیے ناسور بننے کی بجائے مستقبل میں باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔

متعلقہ حکومتی اداروں کو عوام الناس کو نماز، ذکر و فکر اور مذہبی عبادات کی جانب راغب کرنے کے لئے پروگراموں کی تشہیر بذریعہ پرنٹ، ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کرنا چاہئیے کہ بہت سے نفسیاتی وروحانی علاج محض نماز اور ذکر و فکر کی برکت سے ہی ممکن ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کی کونسلنگ و سائیکو تھراپی کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔

اگر ابھی ابتدا ہی سے ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جائے اور اسلامی مملکتوں والے لوگ اس پر خصوصی توجہ دے دیں تو آئندہ چند دہائیوں میں جب ٹرانس جینڈر ہی نہیں ہوں گے تو ٹرانس جینڈر کے مسائل بھی ختم

ہو جائیں گے اور جو غلیظ قسم کی عالمی تحریکیں ہم جنس پرست مردوں، عورتوں کے ساتھ ٹرانس جینڈرز کو بھی اپنی تحریکات میں شامل کر کے اس دنیا کو فری سیکس سوسائٹی میں تبدیل کرنا چاہتی ہیں، انہیں منہ کی کھانے پڑے گی۔

مملکت خداداد پاکستان میں ایسے قوانین کو نہیں بننے دینا چاہیے بلکہ ایسے ذہنیت رکھنے والوں کے لیے سزائیں مقرر ہونی چاہیے، تاکہ نوجوان مرد عورت مغرب کے اس کالے کرتوتوں سے محفوظ رہ سکیں۔

Bibliography

1. al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Libās. Cairo: Dār Ṭawq al-Najāh, 1st ed., 1422 AH.
2. Muslim, Abū al-Ḥasan ibn al-Ḥajjāj. *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Salām. Riyadh: Dār al-Ḥaḍārāt li'l-Nashr wa'l-Tawzīʿ, 2015.
3. al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā. *Sunan al-Tirmidhī*, Kitāb al-Ḥudūd. Riyadh: Dār al-Ḥaḍārāt li'l-Nashr wa'l-Tawzīʿ, 2015.
4. Kausar Firdous. "Jins Main Tabdīlī kā Fasād." *Tarjumān al-Qurʾān*, October 2022.
5. Muḥammad Muṣʿab ʿAlī Garhī. "Tabdīl-i-Jins: Ḥaqīqat, Mafāsid aur Sharʿī Aḥkām." *Māhnāmah Dār al-ʿUlūm*, vol. 96, no. 6 (June 2012).
6. Islamic Fiqh Academy (Rabita al-ʿĀlam al-Islāmī). *Fiqhī Faislay (Makkah al-Mukarramah)*.
7. al-Subkī, Tāj al-Dīn. *al-Ashbāh wa'l-Naẓāʾir*. Beirut: Dār al-Kutub, p. 162.
8. Shihābī, ʿUmar ʿAbdillāh Ḥasan. "Tabdīl al-Jins Ḍarūrah Ṭibbiyyah am Intikāsiyyah Fiṭrīyah." *al-Moslim.net*. Accessed April 20, 2025.
9. Joshua G., et al. *An Exploration of LGBTQ+*. Utah: Utah State University; Sage Publishers, 2020.
10. Krishna, Raja Gopal. "SC Decriminalizes Homosexuality, Says History Owes LGBTQ Community an Apology." *The Hindu*, 2018.
11. Shaykh Akram Ilāhī. "Transgender Qānūn: Ḥaqāʾiq, Mafāsid aur Muʿāshray par Is ke Khatarnāk Atharāt." Accessed April 20, 2025
12. Dār al-Iftāʾ Ahl-e-Sunnat. "Transgender kī Sharʿī Ḥaysiyat."
13. International Commission of Jurists (ICJ) and International Service for Human Rights (ISHR). *The Yogyakarta Principles: Principles on the Application of International Human Rights Law in Relation to Sexual Orientation and Gender Identity*. Yogyakarta, Indonesia: ICJ & ISHR, November 2006.
14. United Nations. *LGBTIQ+ People*. UN.org. Accessed April 20, 2025.